اسلامی بنک بنگلہ دیش

پروفیسر میاں محمد اکرم ○

دنیا کے ۴۰ ممالک میں ۱۷۶ سے زائد غیر سودی بنک کام کر رہے ہیں۔ جنوبی ایشیا کے ممالک میں ان بنکوں کی تعداد ۵۱' افریقہ میں ۳۵' جنوب مشرقی ایشیا میں ۳۱' مشرق وسطی میں ۲۶' ای سی سی کے ممالک میں ۲۱' یورپ اور امریکہ میں ۹ اور دیگر ایشیائی ممالک میں دو اور آسٹریلیا میں ایک ہے۔ ۱۹۷۲ء میں صرف ایک بنک غیر سودی بنیادوں پر کام کر رہا تھا۔ ان بنکوں کا کل سرمایہ ۷.۳۴۳ ارب ڈالر اور اثاثہ جات کی مالیت ۱۴۷.۶۸۵ ارب ڈالر سے زائد ہے۔ ان بنکوں کے زیر استعمال ۱۱۲.۸۹ ارب ڈالر کے فنڈ ہیں اور ان بنکوں نے سال ۱۹۹۷ء میں ۱.۲۳۸ ارب ڈالر کا منافع کمایا۔

مسلمانوں کی ایک غالب تعداد بالعموم اور اسلامی انقلاب کی تڑپ رکھنے والے بالخصوص ان بنکوں کی کارکردگی اور کامیابی کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضرورت کو انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد نے محسوس کیا اور اسلام آباد میں ایک سیمی نار منعقد کیا۔ اس سیمی نار کے نتیجے میں زیر مطالعہ کتاب Experiences in Islamic Banking, A Case Study of Islami Bank Bangladesh شائع ہوئی۔ کتاب کا پیش لفظ سربراہ ادارہ پروفیسر خورشید احمد نے لکھا ہے جب کہ Islamization of Finance Sector کے عنوان سے بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد کے نائب صدر ڈاکٹر وقار مسعود خان نے پاکستان میں مالیات کے شعبے میں قیام پاکستان کے بعد نظریاتی حوالے سے اور ۱۹۷۷ء کے بعد عملی حوالے سے ہونے والی کوششوں کا تجزیہ پیش کیا ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ اسلامی بنک بنگلہ دیش کے بارے میں ہے' جس کی تفصیلات اسلامی بنک کاری کے حوالے سے غور و فکر کرنے والے اصحاب اور اس کو عملی شکل میں ڈھالنے کی فکر رکھنے والوں کے لیے چشم کشا اور حوصلہ افزا ہے۔

○ شعبہ معاشیات' گورنمنٹ کالج آف سائنس' لاہور

بنگلہ دیش میں کل ۴۱ بنک ہیں' جن میں ۲۸ مقامی اور ۱۳ غیر ملکی بنک شامل ہیں۔ مقامی بنکوں میں چار اسلامی بنیادوں پر بنک کاری کر رہے ہیں' جو کہ درج ذیل ہیں:

(الف) العرفہ اسلامی بنک لمیٹڈ' (ب) البرکہ اسلامی بنک' بنگلہ دیش لمیٹڈ' (ج) اسلامی بنک بنگلہ دیش' اور (د) سوشل انوسٹمنٹ بنک لمیٹڈ۔ ان کے علاوہ ایک غیر ملکی بنک "فیصل اسلامک بنک آف بحرین" بھی اسلامی بنک کاری کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں بنکوں کی کل شاخیں (branches) ۵ ہزار ۹ سو ۴۳ ہیں۔ ان میں سے ۱۸۱ شاخیں اسلامی بنکوں کی ہیں جن میں ۳ ہزار ۵ سو ۲۹ افراد ملازمت کر رہے ہیں۔

اسلامی بنک بنگلہ دیش کا قیام ۳۰ مارچ ۱۹۸۳ء کو عمل میں آیا۔ ۵۶ ملین ٹکہ (بنگلہ دیش کی کرنسی) کے ابتدائی سرمائے سے اس بنک کا آغاز کیا گیا۔ یہ رقم ۱۱ اسلامی بنکوں اور اداروں اور ۱۹ مقامی صنعت کاروں نے فراہم کی۔ ۷۸ فی صد سرمایہ بیرونی سرمایہ کاروں نے فراہم کیا' جن میں اسلامک ڈویلپمنٹ بنک جدہ' کویت فنانس ہاؤس' اسلامی بنک اردن' الراجحی کمپنی اور پبلک انسٹی ٹیوشن فار سیکورٹی کویت شامل ہیں۔ بقیہ ۲۱.۶۷ فی صد رقم مقامی لوگوں اور اداروں نے فراہم کی۔ ۲۴ رکنی بورڈ آف ڈائریکٹرز' جن میں ۹ غیر ملکی اور ۱۵ مقامی افراد شامل ہیں' بنک کو چلا رہا ہے' جب کہ ۹ رکنی ایگزیکٹو کمیٹی کے علما' معیشت دان' مالیاتی و قانونی ماہرین پر مشتمل شرعی بورڈ بنک کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔

جون ۱۹۹۹ء تک اسلامی بنک بنگلہ دیش کی شاخوں کی تعداد ۱۱۰ ہو چکی تھی' جب کہ دسمبر ۱۹۹۷ء میں یہ تعداد ۱۰۵ تھی۔ بنک کی ان شاخوں میں ڈیپازٹس کی مالیت ۲۰۴۷۵ ملین ٹکہ (یعنی ۲۰ ارب ۴۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹکہ) تھی۔ بنک کے اکاؤنٹ ہولڈرز کی تعداد دسمبر ۱۹۹۸ء تک ۷ لاکھ' ۱۱ ہزار ۵ سو ۹۰ (۷۱۱۵۹۰) تھی۔ ان میں ۴ لاکھ ۸۷ ہزار ۳ سو ۵۹ اکاؤنٹ ۵ ہزار ٹکہ یا اس سے کم مالیت کے تھے' جب کہ زیادہ تر رقوم ایک لاکھ اور اڑھائی لاکھ ٹکہ کے درمیان جمع کروائی جاتی ہیں۔ ۱۹۹۸ء میں بنک نے ۱۳۴۳۵ ملین ٹکہ (۱۳ ارب ۴۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹکہ) کی سرمایہ کاری کی۔ بنک نے سب سے زیادہ سرمایہ کاری صنعت کے شعبے میں کی' جو کہ ۵۲ فی صد کے برابر ہے۔ سرمایہ کاری بیع مرابحہ' بیع مؤجل' شراکت اور ہائر پرچیز کے اصولوں کے مطابق کی گئی (تفصیل کے لیے: ص ۴۶' ۴۷ اور ۵۸ تا ۶۱)۔

صنعت کے شعبے میں سب سے زیادہ سرمایہ ریڈی میڈ گارمنٹس میں لگایا گیا' جو کہ ملک کی برآمدات کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ٹیکس کی ادائیگی سے پہلے (Pre-Tax) بنک کا منافع ۱۹۸۴ء میں ۷.۸۳ ملین ٹکہ تھا جو ۱۹۹۸ء میں بڑھ کر ۱۴۸ ملین ٹکہ ہو گیا (جب کہ ۱۹۹۵ء میں منافع ۳۱۱ ملین ٹکہ تک ریکارڈ کیا گیا)۔ بنک کے حصے داروں کو ۱۹۸۴ء میں ۴.۴۱ فی صد کی شرح سے منافع (dividend) دیا گیا تھا' جب کہ ۱۹۹۸ء میں یہ شرح ۲۱ فی صد ہو گئی۔ ایکویٹی پر منافع کی شرح ۹.۷۸ فی صد رہی جو کہ بنگلہ دیش کے دوسرے تمام بنکوں سے زیادہ ہے۔

اسلامی بنک بنگلہ دیش جو کہ دوسرے بنکوں کے مقابلے میں ابھی چھوٹا بنک ہے، اس کے باوجود ملک کی بیرونی تجارت کا ۱۰ فی صد اس بنک کے ذریعے ہو رہا ہے۔ ملک کے ۴۱ بنکوں میں سے فارن ایکسچینج کی تجارت کے حوالے سے اسلامی بنک کا نمبر چوتھا اور پرائیویٹ بنکوں میں پہلا ہے۔

اسلامی بنک معاشرے کے غریب اور نادار افراد کے سماجی و معاشی مرتبہ کی بلندی اور ان کے حالات کار بہتر بنانے کے لیے ہر سال اوسطاً ۲۰ ملین ٹکہ خرچ کرتا ہے (ص ۶۱ تا ۶۴)۔ بنک نے ۱۹۸۴ء تا ۱۹۹۸ء قومی خزانہ میں ٹیکس کی مد میں ۸۵۰ ملین ٹکہ جمع کروایا ہے جو کہ دوسرے تمام بنکوں سے زیادہ ہے۔

اسلامی بنک بنگلہ دیش شرعی لحاظ سے کاروبار کے جائز طریقوں پر عمل پیرا ہو کر کام کر رہا ہے۔ اس کا پورا کاروبار غیر سودی ہے۔ اس پورے طریق کار پر شرعی بورڈ کڑی نظر رکھتا ہے۔ بورڈ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ کسی طریق کار کو غلط محسوس کرے تو بنک کو فوری طور پر اس سے روک دے۔

یہی وجہ ہے کہ بنک نہ صرف عام لوگوں، بلکہ ملک کے طبقہ امرا کے لیے بھی پُرکشش ثابت ہوا ہے اور صنعت کاروں اور کاروباری لوگوں کی توجہ کا مرکز بھی بنا ہے۔ بنک نے اس خیال کو بھی خام ثابت کر دیا ہے کہ غیر سودی بنک کاری قابل عمل نہیں ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بنگلہ دیش کے بنکوں میں ڈیپازٹس میں اضافے کی سالانہ شرح ۱۳ فی صد ہے، جب کہ اسلامی بنک کی شرح اضافہ ۲۲ فی صد ہے۔ ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۸ء کے پانچ سالوں میں اسلامی بنک کے ڈیپازٹ دگنا ہو چکے ہیں۔ ان ڈیپازٹس میں سب سے زیادہ رقوم مضاربہ سیونگ اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئیں۔

بنک اپنے اکاؤنٹ ہولڈرز کو جو منافع دیتا ہے وہ دوسرے تمام بنکوں کے مقابلے میں بعض اوقات ان کے مساوی اور اکثر اوقات ان سے زیادہ ہوتا ہے۔ بنک کی گئی سرمایہ کاری پر حاصل ہونے والے منافع کے ۳۵ فی صد ریزرو رکھ کر بقیہ ۶۵ فی صد اپنے ڈیپازٹرز میں تقسیم کر دیتا ہے (ص ۵۱)۔

کتاب کے آخر میں مختلف ضمیمے ہیں، جن میں بنگلہ دیش کے بنکنگ سیکٹر کا ڈھانچہ (ص ۷۵-۷۶)، بنک کمپنیز ایکٹ (ص ۷۷)، بنک کے اسپانسرز کی لسٹ (ص ۷۸-۷۹) شریعہ کونسل کے ممبر (ص ۸۰)، بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران (ص ۸۱)، بنک سے متعلقہ اہم نکات (ص ۸۲)، بنک کے مضاربہ ڈیپازٹس پر نفع کی تقسیم کے اصول (ص ۸۳ تا ۸۶) اور فہرست کتب (ص ۸۸-۸۹) دی گئی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کے وہ اہل ثروت جو دین کی تڑپ رکھتے ہیں اور اسلامی نظام کو اپنی عملی زندگی میں جاری و ساری دیکھنا چاہتے ہیں، آگے بڑھیں۔ بنگلہ دیش کے اسلامی بنک اور دوسرے اسلامی بنکوں کا مطالعہ کروائیں اور پاکستان میں اس کام کا آغاز کریں۔ یوں دنیا پر یہ بات ثابت کریں کہ اسلام کے اصول اٹل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اگر ایک چیز کو حرام قرار دیا ہے تو اس کا متبادل بھی عطا فرمایا ہے۔ کمی صرف عزم صمیم اور عمل کی ہے۔